سیف یمانی

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

المشرق للنشر والتوزیع
اردو بازار لاہور

Butt

نام کتاب .... سیف یمانی

مصنف .... حضرت مولانا محمد منظور نعمانی

ناشر .... المشرق للنشر و التوزیع

طابع .... حاجی منیر اینڈ سنز

قانونی مشیر .... سید علی نواز (بار ایٹ لاء ایڈووکیٹ، سپریم کورٹ)

باہتمام .... محمد طارق جاوید (0321-2565051)

ملنے کا پتہ

مکتبہ انعامیہ قاسم سنٹر اردو بازار، کراچی

مکتبہ السعید شاہ فیصل کالونی، کراچی

مکتبہ امینیہ، ہری پور

رضوان خوشبو اسلامی کیسٹ، تبلیغ مرکز مانسہرہ

البرہان کبیر سٹریٹ، اردو بازار لاہور

مکتبۃ القرآن، بنوری ٹاؤن، کراچی

ادارۃ انور، بنوری ٹاؤن، کراچی

مکتبہ امدادیہ، ہری پور

دار الکتاب یوسف مارکیٹ اردو بازار لاہور

دار الایمان فرسٹ فلور زبیدہ سینٹر اردو بازار لاہور

المشرق للنشر و التوزیع

دوکان نمبر 8 فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

Butt

تقاریظ

حضرات اکابر علماء اہل سنت و جماعت متع اللہ الاسلام والمسلمین بطول بقاءہم

(۱) قدوۃ الاولیاء زبدۃ الاتقیاء حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب (دامت فیوضہم و برکاتہم) قدس اللہ سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوٰۃ احقر اشرف علی عفی عنہ نے رسالہ "سیف یمانی" بالاستیعاب دیکھا جو بعض اہل اہواء کے اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا ہے تحقیقی جواب بھی ہے اور الزامی بھی بلا مبالغہ اس کو جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کا مصداق پایا اللہ تعالیٰ مصنف کو اس نصرت حق پر جزائے خیر عطا فرمائے اور رسالہ کو سرمایہ رشد و ہدایت بنائے۔ والسلام

(۲) خاتم المفسرین فخار المتکلمین شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی (دامت فیوضہم و برکاتہم) قدس سرہٗ فرماتے ہیں

رسالہ "سیف یمانی" پہنچا تقریباً نصف کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء مدت سے میری تمنا تھی کہ اس موضوع پر ایک جامع رسالہ لکھا جائے تو بہت فائدہ ہو، کئی مرتبہ خود خیال لکھنے کا ہوا مگر ...... یہ اجر آپ کے حصہ میں تھا۔ ماشاء اللہ نہایت سلیس عام فہم اور چست عبارت میں اقوال و ارشادات اکابر کا حل کر دیا گیا ہے اگر کسی جگہ عبارت میں کچھ سختی محسوس ہوتی ہے تو میں اس کو وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا میں داخل سمجھتا ہوں میرے نزدیک ہمارا فرض ہے کہ اس کی اشاعت میں پوری جدوجہد کریں خصوصاً ان اطراف میں جہاں مبتدعین مارقین نے یہ زہر مدتوں سے پھیلا رکھا ہے۔ میں ان شاء اللہ اپنے احباب کو ادھر متوجہ کروں گا۔ حق تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق بخشے۔

(۳) تقریظ از رئیس المناظرین زبدۃ العلماء العارفین قدوۃ الفضلاء الراسخین حجۃ اہل السنۃ علی العالمین حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی مدیر "النجم"

(دامت فیوضہم) ؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً ومصلیاً

امابعد: اس حقیر نے رسالہ ہذا موسوم بہ "سیف یمانی بر مکائد فرقہ رضا خانی" کو دیکھا اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ان تمام مسائل پر اچھی طرح روشنی ڈالی ہے جو مابین اہلسنت وجماعت وفرقہ جدیدۂ محدثۂ رضا خانیہ مختلف فیہ ہیں۔ مخالفین کے محدثات کو بدلائل شافیہ رد کیا اور اصول مناظرہ کے مطابق ہر بات کا جواب دیا امید ہے کہ رضا خانی صاحبان بھی اگر بنظر انصاف مطالعہ کریں گے تو سمجھ لیں گے کہ حق یہی ہے اور اہلسنت وجماعت کا مسلک اور احناف کرام کا مذہب یہی ہے لاغیر: واللہ یهدی من یشاء الی صراطٍ مستقیم:

کتبہ احقر عباد اللہ محمد عبدالشکور عافاہ مولاہ ۲۹۔ ذیقعدۃ ۱۳۴۸ھ

(۴) تقریظ از سلطان المناظرین عمدۃ المتکلمین حضرت مولانا محمد مرتضیٰ حسن چاندپوری صاحب صدر شعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند (دامت فضائلہم وفواضلہم) ؒ

میں نے رسالہ "ارشاد الاخیار" (ملقب بہ سیف یمانی) اکثر مقامات سے سنا اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ طالبان حق کے لیے یہ رسالہ مفید ثابت ہوگا۔ جو لوگ دیدہ ودانستہ اہل حق کے خلاف کرتے ہیں اُن کی ہدایت کی تو بظاہر کوئی توقع نہیں ہاں جو لوگ ناواقفیت کی وجہ سے دھوکہ میں پڑ گئے اُن کی تسلی کے لیے یہ رسالہ ان شاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ مولوی محمد منظور صاحب نعمانی سنبھلی (سلمہم اللہ تعالیٰ) کو جزائے خیر عنایت فرمائے کہ انہوں نے مسلمانوں پر یہ احسان فرمایا...... دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کے علم وعمل صحت وفراغ میں ترقی عنایت فرما کر اسلام اور اہل اسلام کو نفع پہنچائے۔

بندہ سیّد محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ ۲۹۔ ذیقعدہ ۱۳۴۸ھ

(۵) تاج الادباء سراج الکملاء عالم حقانی فاضل یزدانی جناب مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی تحریر فرماتے ہیں

الحمد للّٰہ الذی انزل الکتب وارسل الرسل فبصربھم العمیٰ وھدی بھم السبل ثم انزل الحدید فیہ باسٌ شدید لیعلم اللّٰہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب انّ اللّٰہ قوی عزیز ولا ریب ثم الصلوۃ والسلام علیٰ سید ولد آدم صفوۃ اللّٰہ من خلقہ۔ سیّدنا محمد الذی ھدی الناس بنورہ ورعدہٖ وبرقہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الذین ھم اشبہ الانام بھدیہ وخلقہ۔ وبعد فقد تشرفت بمطالعۃ الرسالۃ المسماۃ بالسیف الیمانی ولعمری انھا کاسمھا سیف قاطع لرقاب اھل الاھواء والامانی۔ لقد اجادَ مؤلفھا وافاد۔ واری الانام سبل الرشاد وایم اللّٰہ انہ ان شاء اللّٰہ جوادٌ مالہ کبوۃ۔ بیدہ سیف مالہ نبوۃ۔ بلّغہ اللّٰہ تعالیٰ مدارج الکمال وابقاہ ھدایۃً لاولی الضلال ووقایۃ لاھل الحق بالغدوّ والاٰصال وصلی اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا النبی محمّد وعلیٰ اصحابہ والاٰل مادام وجھہ مشرقاً۔

خلاصہ۔ مضمون تقریظ ہذا بزبان اُردو

بعد الحمد والصلوٰۃ میں رسالہ موسوم بہ "سیف یمانی" کے مطالعہ سے مشرف ہوا لاشک یہ رسالہ اسم بامسمیٰ مبتدعین مفترین کی گردنوں کے لیے ایک بے پناہ تلوار ہے لاریب اُس کے مصنف (جناب مولوی محمد منظور صاحب) نے یہ عمدہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا اور اللہ کی مخلوق کو راہ ہدایت دکھلا دی بخدا مولوی صاحب موصوف اس میدان کے شہسوار ہیں اُن کے ہاتھ میں (باطل پرستوں کی) سرکوبی کے لیے وہ تلوار ہے جس کا وار خالی نہیں جاتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو اہل باطل کی ہدایت اور اہل حق کی حمایت کے لیے تادیر قائم رکھے۔

(۶) مخدوم العلماء حضرت مولانا سیّد محمد نعمت اللہ صاحب مانکپوری (محدث)

تلمیذ رشید حضرت قطبُ الارشاد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ دامت برکاتہم

تحریر فرماتے ہیں

...... امابعد حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کا رسالہ "سیف یمانی بر مکائد فرقۂ رضا خانی" قطع بدعات میں لاثانی ہے۔ خصوصاً مجدد بدعات حاضرہ (خان صاحب۔ بریلوی) نے جو الزامات باطلہ اکابر علماء کرام اہلسنت پر محض کور باطنی سے عائد کیے ہیں ان کا جواب شافی کافی ہے ہر حق پسند اور منصف ذی فہم کے لیے نافع اور تمام شبہات کا دافع ہے۔

(۷) علامہ فہامہ فاضل متکلامہ مناظر اسلام جناب مولانا محمد اسعد اللہ صاحب

ناظم تعلیمات مدرسہ عالیہ مظاہر العلوم سہارنپور تحریر فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامدًا ومصلیًا

علامہ محترم مولانا مولوی محمد منظور صاحب نعمانی سنبھلی عم فیضہم کی تالیف منیف "رشاد الاخیار الی سبل سید الابرار ملقب بہ "سیف یمانی بر مکائد فرقۂ رضا خانی" کو میں نے حرفاً حرفاً بالاستیعاب دیکھا اور اس کے فرائد فوائد سے دامن ذہن کو پر کیا۔ غالباً میں نے اس سے قبل رضا خانی مناظرہ کے سلسلہ میں کسی کتاب کو بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک نہیں دیکھا ہے۔ یہ کتاب مستطاب اس موضوع پر آپ ہی اپنی نظیر ہے خیر الکلام ماقل ودل کا نمونہ اور پھر تقریباً تمام اختلافی مسائل کے لیے قول فیصل ہے۔ حضرات علماء دیوبند کے عقائد کی بے مثال توضیح ہے اور ان پر جو تعصب یا نافہمی سے اعتراضات کیے جاتے ہیں اُن کی بہترین تنقید۔ خصوصاً۔ رضا خانی فرقہ کے جوابات انہی کے اقوال سے اُن کی تکفیر۔ اور ان سے ایک سو پانچ سوال نوجوان علامہ کے علم وفضل کے لیے شاہد عدل ہیں۔ اقول فیہ ما قیل فی العارف الرومی

من چہ گویم وصف آں عالی جناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

اثنائے استفادہ میں جو باتیں خصوصیت سے اس کتاب کی مجھ کو پسند آئی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) الزامی جوابات کے ساتھ ہر بات کا تحقیقی جواب عالمانہ اسلوب اور نہایت متانت وسنجیدگی سے دیا ہے۔

(۲) رضا خانی لٹریچر سے کسی مہذب سے مہذب آدمی کا متاثر ہو کر بے قابو نہ ہونا میرے خیال میں لازم کا ملزوم سے منفک ہونا ہے۔ مگر للہ درُّ المصنف الفاضل کہ باوجود تو جوانی وجوش طبیعت ومقتضیات کثیرہ نہ دائرہ متانت سے باہر ہوئے نہ طرز بیان میں بے قابو۔

(۳) عبارت مجموعی حیثیت سے صاف اور شستہ ہے اور علمی مضامین کے مناسب۔

(۴) علمی مضامین کو سہل سے سہل طرز میں پیش کرنے کی کامیاب سعی فرمائی ہے۔ میں اخیر میں اس حقیقت کا اظہار بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ علامہ محترم کو میں ایک سال قبل صرف مولوی منظور صاحب کی حیثیت سے جانتا تھا اب سے چھ ماہ قبل میں اپنی ذہنیت بدلنے پر مجبور ہوا اور مولانا مولوی محمد منظور صاحب کہنے لگا لیکن اس تصنیف لطیف کے غیر فانی نقوش نے میرے قلب کو علامہ محترم حضرت مولانا مولوی ...... عم فیضہ کہنے پر مجبور کر دیا الخ۔

محمد اسعد اللہ

وحید العصر فرید الدہر حضرت مولانا ابوالمآثر حبیب الرحمٰن الاعظمی (مولوی فاضل)

مصنف الحاوی لرجال الطحاوی ومدیر "تذکرہ" مؤضلع اعظم گڈھ تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد ناچیز نے "رشاد الاخیار الی سبل سید الابرار" کا اکثر حصہ بامعان نظر پڑھا۔ ماشاء اللہ خوب کتاب ہے۔

کتابٌ لو تأمّلہٗ ضریر
لَعادَ کریمًا بلا ارتیاب

اس دور متاخرین میں بمقابلۂ اہل بدعت مناظرانہ رنگ میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بلحاظ وضاحت بیان۔ متانت کلام وثاقت دلائل واحاطہ اطراف وجوانب بحث

بہترین چیز ہے مصنف نے اکثر مسائل اختلافیہ میں ایسی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور مخالفین کے مزعومات کی توہین وتزییف ومسلک اہل حق کی تمہید وتوثیق میں وہ داد تحقیق دی ہے کہ اگر اردو داں طبقہ اور طلبائے مدارس عربیہ اس کتاب کو زیر مطالعہ رکھیں تو مبتدعین کے بڑے بڑے مناظر کا ناطقہ بند کر سکتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد مصنف کتاب عزیز محترم مولانا محمد منظور صاحب نعمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی وسعت مطالعہ، دقت نظر، قوت بیان وجودت ادا کی داد نہ دینا بھی بے انصافی ہے۔

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاءً يكافي عناه وبارك جل مجده في علمه وعمره واجزل له عطاءه

حامی سنت جناب مولانا عبدالشکور صاحب مرزاپوری الہی ایک طویل تحریر کے ضمن میں سیف یمانی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ماشاء اللہ تحریر مہذب۔ دلچسپ۔ عالمانہ اور عام فہم ہے جواب میں تحقیق اور الزام ہر دو کا حتی الوسع التزام ہے۔ بعض مقامات پر تو ایسا نفیس لکھا ہے کہ دیکھ کر بے ساختہ دل سے دعا نکلتی ہے.....اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سَيِّمَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى مَا اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَتَصَادَمَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ۔

برادران ملت و دردمندان امت

پرستاران حق کی تضلیل وتذلیل اور اُن کے بدنام کرنے کی ناکام سعی ہمیشہ سے اہل باطل کا شیوہ رہا ہے عوام الناس کو حق اور اہل حق سے متنفر کرنے کے لیے جو سرگرمیاں ہر زمانہ کے باطل پرستوں نے کی ہیں تاریخ عالم ان سے خاموش نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ حق وباطل کے زبردست مظاہرے آدم ثانی سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوئے ہیں خدا کی آخری کتاب قرآن مجید شاہد ہے کہ اُن کو اُن کی قوم نے کذاب اور مفتری بتلایا اُن کا مذاق بنایا علی ہذا حضرت ہود علیہ السلام کو صاف لفظوں میں دیوانہ بتایا گیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی گئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کے ذلیل اور رسوا کرنے کی تدبیریں کی گئیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو ذلیل کہا گیا۔ سنگسار کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مجرم اور ظالم ٹھہرا کر نذر آتش کیا گیا۔ اللہ کے لاڈلے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور فرعونیوں نے شعبدہ باز کہا اور کبھی دیوانہ بتلایا اسرائیلی سلسلہ کے خاتم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے جھوٹا مدعی نبوت ٹھہرا کر واجب القتل کہا، اُن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ پر وہ تہمتیں لگائیں کہ انسانیت وشرافت سے الاماں الاماں کی صدائیں آئیں۔ تا آنکہ آقائے نامدار روحانیت کے آخری تاجدار حبیب کردگار احمد مختار (ﷺ) کو آپ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسُولہ الکریم

دربار رسالت میں رضا خانیوں کی ناپاک گستاخیاں توہین رسول اللہ (ﷺ) کے شرمناک مظاہرے وہابی گروں کی وہابیت کی رجسٹری شدہ دستاویز

کسی عربی شاعر کا شعر ہے۔

العین تنظر ما دنی وما نائی　　ولا تری نفسها الا بمراۃ

یعنی آنکھ دور و قریب کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتی ہے لیکن خود اپنے آپ کو بغیر آئینہ کے نہیں دیکھ سکتی۔

بعینہٖ یہی حال ہمارے رضا خانی دوستوں کا ہے ان کو دوسروں کی خوبیاں برائیاں غیروں کے مناقب معایب اوروں کے ہنر عیب اور محاسن مساوی نظر آتے ہیں لیکن اپنی طرف سے کچھ ایسی غفلت ہے کہ کفر کریں اور اسلام سمجھیں توہین کریں اس کو توقیر کہیں شرک کریں اور بڑے کٹے موحد رہیں غرض جو چیز ان کی نظر میں دوسروں کے لیے کفر ہے وہ اپنے لیے شیر مادر لہٰذا ہم اس وقت ان کے سامنے آئینہ ہو کر پیش ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔

غیر کی آنکھوں کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر　　دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

رضا خانیوں کے عقائد باطلہ:

① مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ایک پیر بھائی "مولوی برکات احمد صاحب" کی قبر میں وہ خوشبو آتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ اطہر سے آتی ہے۔ (معاذ اللہ منہ)

خان صاحب بالقابہم کے ملفوظات حصہ دوم مطبوعہ حسنی پریس بریلی کے ص ۲۵ پر ہے:

"(اعلیٰ حضرت نے ایک طویل کلام کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا)" جب ان کا (یعنی خان صاحب کے پیر بھائی برکات احمد صاحب کا) انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضہ انور کے قریب آئی تھی۔ اہ

مسلمان ایمانی کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے قلوب سے فیصلہ لیں کیا یہ الفاظ کسی سچے مسلمان کے زبان وقلم سے نکل سکتے ہیں؟ کیوں مسلمانو! کیا مدینہ طیبہ کا وہ بقعہ نور جو آخر الانبیاء خاتم الاصفیاء حضور رسالت پناہ حبیب الہ دو عالم کے شاہ میرے سردار مدینہ کے تاجدار کو آغوش میں لیے فلک الافلاک کو بھی شرما رہا ہے اور جو حسب تصریح علماء امت عرش الٰہی پر بھی فوقیت رکھتا ہے اس قابل ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب کے ایک پیر بھائی کی قبر کو طیب رائحہ (خوشبو) میں اُس کے ہمسر کہا جائے کیا وہ روضہ پاک جو نہ صرف عالم انسانی کا قبلہ ہے بلکہ آسمانی مخلوق کی بھی زیارت گاہ ہے اسی لائق ہے کہ چودھویں صدی کے ایک بندی الفضل انسان کے مدفن کو اس کے ہم پلہ بتلایا جائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آہ خان صاحب نے خوش عقیدہ لوگوں کے لیے اس تاویل کی بھی گنجائش نہ چھوڑی کہ یہ صرف ایک مادحانہ مبالغہ ہے جس کی حقیقت کچھ اور ہے بلکہ صاف فرما دیا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی الخ۔

کیوں نہیں آخر تو آپ اسی چودھویں صدی کے مجدد ہیں جس کی مجددیت کا دوسرا دعوے دار مرزا غلام احمد قادیانی ہے آخر اس اشتراک کا کچھ اثر تو ہونا چاہیے خدانہ کردہ اگر ایسے ہی دو چار مجدد اور پیدا ہو گئے تو پھر قیامت بھی کچھ دور نہیں ہے۔ کیا یہی آپ کے اعلیٰ حضرت عاشق رسول اور چناں وچنیں ہیں۔

کار　شیطاں　میکند　نامش　ولی
گر ولی　ایں　است　لعنت　بر ولی

۲۔ رضا خانیوں کے اعلیٰ حضرت مجدد البدعات فاضل بریلوی نے معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کی وہ خود فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ کی نماز (جس میں بقول ان کے آنحضرت ﷺ بھی شریک تھے) میں نے پڑھائی فاضل موصوف کے ملفوظات حصہ دوم پر ہے۔

"ان کے (یعنی خان صاحب کے ایک پیر بھائی مولوی برکات احمد صاحب کے) انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سرور عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ حضور کہاں تشریف

لیے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا" انتہی۔

مسلمانو! تمہیں حضور سرور عالم حبیب اعظم شفیع اکرم ﷺ کی محبت کا واسطہ خدارا تھوڑی دیر کے لیے اپنے اُس دل میں جو خدا اور اس کے رسول (جل ذکرہ و ﷺ) کی محبت ہی کے لیے بنایا گیا ہے انصاف کو جگہ دے کر غور کرو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان مدعیان عشق کے دعویٰ عشق و محبت کی کیا حقیقت ہے۔

آہ عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج مسجد اقصیٰ میں از آدم تا عیسیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کی، قدرت نے جس کے سر پر امامت انبیاء کا تاج رکھا، فرشتوں نے جس کو امام المرسلین کہہ کے سلامی دی، آج بریلی والے خان صاحب اُس امام الانبیاء کی امامت کے مدعی ہیں نہ ہوا زمانہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کا ورنہ اس چلے ہوئے دماغ کا یہیں علاج ہو جاتا۔

آج ایک مسلمان اس دار الکفر میں بجز اس کے اور کیا کہہ سکتا ہے خان صاحب "نیچے کی چگ کے کھاؤ یہ منہ اور مسور کی دال"۔

④ جو شخص حضور ﷺ کو ایسی ناپاک گالیاں دے جن کی نظیر پادریوں پنڈتوں کھلے کافروں مشرکوں کی کتابوں میں بھی نہ پائی جائے۔ پھر ان سڑی گالیوں میں کسی تاویل و توجیہ کی بھی گنجائش نہ ہو اور مزید براں یہ کہ اُن ناپاک گالیوں سے سرکار دو عالم حبیب اعظم ﷺ کو بھی اذیت اور دکھ پہنچے دیکھنے سننے والوں کے کلیجہ بھی ٹکڑے ٹکڑے اور دل پاش پاش ہوں تو ان رضا خانی صاحبان اور اُن کے خان والا شان کے نزدیک ایسا شخص مسلمان ہے اُسے ہرگز کافر نہ کہا جائے اُس کو کافر کہنے والا بے احتیاط سلامتی سے دور اور راہ استقامت سے بھٹکا ہوا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا نافرمان ہے۔

توضیح مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنی کتاب "الکوکبۃ الشہابیہ" میں شہید مرحوم مظلوم اہل بدعت (حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ) پر تبرا بھیجتے ہوئے اپنے نامہ اعمال کو اس طرح سیاہ فرماتے ہیں:

مسلمانو! مسلمانو! خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کرو...... پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو...... اُن میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے...... مگر اس

مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیے کہ کس جگر سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھ دیے...... مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ ﷺ کو اطلاع نہ ہوئی مطلع ہو کر ان سے انہیں ایذا نہ پہنچی۔ ہاں ہاں واللہ واللہ انہیں اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہیں ایذا پہنچی...... اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں...... اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دو جہاں کے بادشاہ بارگاہ عالم پناہ ﷺ کی نسبت یہ لعنتی کلمات لکھے انہوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا۔ انتہی بلفظہ از کوکبۃ الشہابیہ ص ۳۰ و ۳۱ و ۳۳ و ۳۲۔

یہ تو خدا خوب جانتا ہے کہ شہید مرحوم کا دامن ان تمام آلودگیوں سے پاک ہے بلکہ یہ سب یاروں کی کارسازی کے کرشمے ہیں لیکن یہاں ہمیں اس سے بحث نہیں اس جگہ ہمارا مقصود یہ ثابت کرنا تھا کہ خان صاحب کے نزدیک شہید مرحوم تمام اُن سنگین جرموں کے مرتکب ہیں جن کا ذکر ہم نے عقیدہ کے ذیل میں کیا ہے سو الحمد للہ وہ بتمامہ "کوکبہ شہابیہ" کی مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہو گیا۔

اب ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ باوجود ان سنگین جرموں کے خان صاحب شہید مرحوم کو کافر نہیں کہتے بلکہ تکفیر کو خلاف احتیاط مخالف حکم نبوی بتلاتے ہیں اور عدم تکفیر کو مذہب مفتی بہ قرار دیتے ہیں اسی میں سلامتی بتلاتے ہیں وہی اُن کے نزدیک راہ استقامت ہے ملاحظہ ہو خان صاحب بالقابہم "تمہید ایمان" ص ۴۳ پر ارقام فرماتے ہیں۔

اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔

نیز اسی تمہید ایمان ص ۴۲ پر ہے۔"

"علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی جواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السّلامۃ وفیہ السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی ہے اور اسی میں استقامت۔"

خان صاحب کی کل عبارتیں حاضر ہیں نتیجہ صاف ہے کہ خان صاحب کے نزدیک ایسے

سنگین جرموں کا مرتکب بھی مسلمان ہے اُسے کافر کہنے والا آنحضرت ﷺ کا نافرمان ہے سخت بےاحتیاط اور ہلاکت میں پڑنے والا ہے۔

حالانکہ یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ جو بدبخت ایسے مجرم کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ شفا شریف و بزازیہ

وفتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اُسکے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تمہید ص ۲۷۔

نیز اسی کے ص ۲۸ پر ہے۔

"مجمع الانہر و در مختار میں ہے جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

پھر اسی کے ص ۳۵ پر ہے۔

"نہ کہ ایک کلام تکذیب خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہم السلام و الثنا میں صاف صریح نا قابل تاویل و توجیہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ❶ ماننا ہوگا۔ اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے ابھی شفا و بزازیہ و دُرر و مجمع وغیرہ

فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و در مختار وغیرہ کتب معتمدہ سے سن چکے ہو کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اب خان صاحب کی پہلی عبارت کو ان تینوں عبارتوں کے ساتھ ملائیے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مولوی احمد رضا خان صاحب خود اپنے اقرار سے کافر ہیں اُن کے کفر پر ساری امت محمدیہ کا اجماع ہے اب جو اُن کے کافر یا معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی اُنہی کے فتوے سے

---

❶ مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں خان صاحب کے اس فقرہ نے فیصلہ کر دیا کہ کسی کو کافر نہ کہنا اس کے مسلمان سمجھنے کو مستلزم ہے کیجیے اب بھی یہ مطالبہ درست ہے کہ "کہاں اعلیٰ حضرت نے مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کو مسلمان لکھا ہے اگرچہ خان صاحب کا کفر ثابت ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شہید مرحوم کو کافر نہیں جیسا کہ ان عبارات سے ظاہر ہے لیکن ہم نے بحمد اللہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ خان صاحب حضرت شہید مرحوم کو مسلمان سمجھتے ہیں منہ غفرلہ

ایسا ہی کافر ہے و ہلم جرا۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۵) جو شخص قرآن عظیم میں جا بجا شرک مانے وہ مسلمان ہے اُسے کافر کہنا بے احتیاطی اور ہلاکت میں پڑنا ہے۔

(۶) جو بدبخت کہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام سے بکثرت شرک ہوئے وہ مسلمان ہے الخ۔

(۷) علیٰ ہذا جو ملائکہ کو مشرک بتلائے وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہے۔ الخ

(۸) جس شخص کے کلام میں شرک کے انبار ہوں وہ بھی ان کے نزدیک معاذ اللہ مسلمان ہے۔

توضیح حضرت شہید مرحوم کے متعلق کوکبہ شہابیہ ص ۴۰ پر یوں گہرافشانی فرماتے ہیں:

(۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط باطل کہہ جائے……

(۲) اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔

(۳) اس کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

(۴) یونہی حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے۔

(۵) کھلے شرکوں کے بھاری طور سے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں انتہی۔

لیکن باوجود ان تمام خرافات کے وہ خان صاحب کے نزدیک مسلمان ہی ہیں انہیں کافر کہنا گناہ ہے (دیکھو عبارات مذکورۃ الصدر)

(۹) جو بے دین اللہ سبحانہٗ کے علم کو ضروری نہ جانے بلکہ اس کا جاہل رہنا بھی (معاذ اللہ منہ) ممکن سمجھے وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہے اُسے کافر نہیں کہا جا سکتا (استغفر اللہ منہ)

توضیح خان صاحب موصوف شہید مرحوم کے متعلق کوکبہ شہابیہ ص ۱۱ پر فرماتے ہیں۔

(اس نے) "یہاں اللہ سبحانہٗ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا۔" لیکن ہیں پھر بھی مسلمان لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۱۰) جو شیطان تمام امت محمدیہ ﷺ کو کافر مانے وہ علماء امت کے نزدیک تو یقیناً و قطعاً کافر

دینے کے بعد ۱۵ نمبر پر لکھتے ہیں:

نبی کریم کا دیدار خدا کا دیدار ہے

اسی طرح ۲۹ نمبر پر لکھتے ہیں:

لاثانی پیر کا دیدار خدا کا دیدار ہے

(ہدیہ بریلویت، ص، ۱۹۵ اور ۱۹۹، دار النعیم)

نوٹ: یہ کتاب گھمن کی پسند فرمودہ ہے۔

نتیجہ

درج ذیل دیوبندی اکابرین

(۱) اشرفعلی تھانوی کا خلیفہ عنایت علی شاہ (۲) حکیم محمد اختر (۳) زکریا تبلیغی (۴) اشرفعلی تھانوی۔

مجاہد اور گھمن کے نزدیک اللہ کے گستاخ ہیں۔

حوالہ نمبر ۳۰

اکابرین دیوبند مشرک

(۱) دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چلے جارہے تھے۔

(باغ جنت، ص، ۳۰۰، الفیصل لاہور)

(۲) دیوبندیوں کے حسین احمد ٹانڈوی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ عالم کے دربار میں حاضری خیال کی جائے۔

(فتاویٰ شیخ الاسلام ص، ۶۵، نفیس پبلشرز)

(۳) دیوبندی منظور احمد صاحب لکھتے ہیں:

آہ عالم قدس کے جس شہنشاہ نے شب معراج۔۔۔۔۔

(سیف یمانی ص، ۱۲۱، مدنی کتب خانہ گوجرانوالہ)

دیوبندی مفتی نجیب اللہ کہتا ہے کہ یہ کتاب درج ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے۔

(۱) اشرفعلی تھانوی (۲) شبیر احمد عثمانی (۳) عبدالشکور لکھنوی (۴) مرتضیٰ حسن دربھنگی (۵) ظفر احمد عثمانی (۶) نعمت اللہ (۷) اسعد اللہ (۸) حبیب الرحمٰن اعظمی (۹) عبدالشکور مرزاپوری،

(دو ماہی رسالہ نور سنت کا ترجمہ کنزالایمان نمبر ص، ۵۶، جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ)

(۴) دیوبندیوں کے سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:

شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری۔۔۔۔

(تسکین الصدور، ص، ۳۰۰، مکتبہ صفدریہ)

یہ کتاب درجِ ذیل اکابرین دیوبند کی مصدقہ ہے،(۱) فخر الدین (۲) مہدی حسن (۳) قاری طیب (۴) حبیب الرحمٰن (۵) خیر محمد (۶) شمس الحق (۷) محمد یوسف بنوری (۸) مفتی جمیل (۹) عبداللہ درخواستی (۱۰) ظفر احمد عثمانی (۱۱) عبدالحق (۱۲) عبدالخالق (۱۳) خان محمد (۱۴) شفیع (۱۵) گل بادشاہ (۱۶) دوست محمد (۱۷) سعید احمد (۱۸) نذیر اللہ (۱۹) مفتی محمود وغیرہ۔

...... مخالف ......

دیوبندیوں کے امام اول اسمٰعیل قتیل بالاکوٹی سب کو کفر کے گھاٹ اتارتے ہوئے لکھتے ہیں:

معبود، داتا، بے پرواہ، خداوند، خدائگاں، مالک الملک، شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر کی یا انکی قبروں کی قسم کھاوے سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص، ۲۴، میر محمد کتب خانہ کراچی)

اسی طرح رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

سوال : حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کا لقب دینا کیسا ہے؟

جواب : درست نہیں اللہ کے سوا کسی کو شہنشاہ کہنا درست نہیں

اور ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

البتہ اگر عرف عام میں شہنشاہ سے صرف بادشاہ مراد لیا جاتا ہو، اس کے اصلی معنی مراد نہ ہوتے ہوں تو یہ لفظ استعمال کرنے کی برائی کم ہوجاتی ہے ختم نہیں ہوتی، اس لیے بہر حال اجتناب کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ دار العلوم کراچی، جلد اول، ص، ۳۰۵ ادارۃ المعارف کراچی)

نتیجہ

ان فتاوی کی روشنی میں مذکورہ بالا تمام دیوبندیوں نے

(۱) شرک کیا اور مشرک ہوئے (۲) غلط کام کیا (۳) برائی والا کام کیا۔

حوالہ نمبر ۳۱

دیوبندی اکابرین حضرت آدم علیہ السلام کے گستاخ

(۱) دیوبندی قاری طیب صاحب لکھتے ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام کے ذہن میں شیطان نے اول وسوسہ ڈالا۔

(خطبات حکیم الاسلام، جلد ۷، ص، ۶۴)

(۲) تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

قرآنِ کریم میں صراحت ہے کہ شیطان نے وسوسہ ڈالا

(فتاویٰ عثمانی، جلد اول، ص، ۷۱، مکتبہ معارف القرآن)

(۳) دیوبندی مفتی شفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

شیطان نے بذریعہ وسوسہ حضرت آدم اور حوا کو لغزش دی۔

(معارف القرآن جلد ۱ ص، ۱۳۴)

(۴) دیوبندی عبد القیوم صاحب لکھتے ہیں: